ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

نمبر ۱۴۸ | مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۲ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ صفر ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح خیر و عافیت ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

حافظ مبارک احمد صاحب کو اٹھوال ضلع گورداسپور کے تبلیغی جلسہ پر روانہ کیا گیا۔

گرمی میں روز بروز شدت ہو رہی ہے۔ آج (۱۴ جون) درجہ حرارت ۱۰۸ ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی شاندار خدمات

بیسیوں کشمیری مسلمانوں کو قید و بند سے نجات دلائی

پہلے بھی ان وکلاء کی کامیاب کوششوں کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جنہیں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے بھیجا۔ اور جنہوں نے کشمیر کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت متعدد غریب و بے کس مسلمانوں کی طرف سے مقدمات میں پیروی کی۔ اور مفلوک الحال لوگوں کو جیل خانوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں سے نکالا۔

تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی مساعی سے میرپور کے متعدد مسلمانوں کو رہائی نصیب ہوئی۔ ایک مقدمہ میں جو سرکار بنام فتو تھا۔ اور جس میں ۲۵ مسلمان قتل عمد ڈکیتی اور آتشزنی کے جرم میں ماخوذ تھے۔ ان میں سے ۱۲ ملزمان حاضر عدالت ہوئے۔ اور ۱۳ مفرور تھے۔ شہادت استغاثہ کے اختتام پر شیخ بشیر احمد صاحب کی کوشش سے دس ملزمان رہا ہوئے۔ اور ۱۳ کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

چودھری عزیز احمد صاحب وکیل جو کچھ عرصہ کام کر رہے ہیں۔ ہائی عدالتی بنچ مقرر ہو گیا ہے۔ اور اپیلوں کی سماعت شروع ہے۔ مندرجہ ذیل مسلمانوں کی

اپیلیں منظور ہو چکی ہیں۔ نبی جو ۔ سید کمن شاہ ۔ فرمان علی نمبردار اور ولیا کروال ۔ گگو کروال ۔ مٹھو گوجر ۔ بہار علی ۔ پیر وتاں ۔ فقیر محمد کی سزائیں نصف رہ گئی ہیں۔

شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ سرگرمی مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔ ایک اپیل جو حکام کے نزدیک زائد المیعاد تھی۔ اس کے متعلق انہوں نے عدالت کو تحقیقات کے لئے کہا۔ کہ قانوناً اسے میعاد کے اندر قرار دینا پڑے گا۔ چنانچہ تحقیق کے بعد وہ اپیل جسے زائد المیعاد کہا جاتا تھا اندر میعاد قرار دی گئی۔ اس کے علاوہ کئی اور اپیلیں جو حکام کے نزدیک زائد المیعاد تھیں۔ میعاد کے اندر قرار دی گئیں ؞

یہاں پر وکلاء اور حکام کا خیال تھا۔ کہ آرڈیننس کے ماتحت جرم خفیف ہو یا شدید سزا بہر حال تین ماہ یا چھ ماہ ضروری ہے۔ اس سے کم نہیں ہو سکتی۔ اس کو غلط ثابت کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد کئی اپیلیں منظور ہوئیں۔ اور سزائیں بہت کم رہ گئیں۔ مسلمانوں کی طرف سے جو اپیلیں کی گئی ہیں۔ اُن سب میں شیخ صاحب پیروی کر رہے ہیں نتیجہ بہت اچھا نکلا ہے۔ آرڈی ننس کے مقدمات اس ہفتہ ختم ہو جائینگے اور بلوہ وغیرہ کے مقدمات جو بہت محنت طلب ہیں۔ رہ جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ کامیابی عطا فرمائے ؞

ایک مسلمان سلام دین کو دو مقدمات میں تین تین ماہ قید ہوئی تھی۔ جس میں سے تین ماہ گزر چکے تھے اس کی اپیل کی گئی۔ اور سلام دین بالکل بری ہو گیا۔ مولوی محمد اکبر صاحب سوپور کی اپیل زائد المیعاد تھی۔ اسے اندر میعاد کرا کر اپیل کی پیروی کی گئی جتنی سزا اب تک بھگت چکے تھے۔ کافی سمجھی گئی۔ باقی سزا اڑا دی گئی۔ قاضی عبد الغنی بارہ مولا کو چھ ماہ قید اور کچھ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اپیل کرنے پر نصف سزا کم ہو گئی۔ حاجی غفار کو چھ ماہ قید اور پانچ صد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل کرنے پر تین سو روپیہ جرمانہ کم ہو گیا۔ اب اپیل ثانی دائر ہے۔ ایک مقدمہ سرکار بنام مقصود میر نسبت بلوہ بعدالت بارہ مولا چل رہا تھا۔ اسے قبل از فرد جرم رہا کرا یا گیا ؞

اللہ تعالےٰ ہمارے ان دوستوں کی مساعی بار آور کرے۔ اور بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ شمس کاشمیری

مسلمانانِ الور سے مسلمانانِ کشمیر کی ہمدردی

شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے ... جون کو سری نگر سے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:۔

"ریاست کشمیر کے مسلمان ریاست الور کے مسلمانوں کے ساتھ ان کی مصائب میں گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم بیتابی کے ساتھ منتظر ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ ان کی تکالیف کا ازالہ جلد از جلد ہو۔ اور ان کی حالت بہتر ہو" ؞

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ لاہور کا تبلیغی جلسہ

۴ جون کی شام کو مسجد احمدیہ میں انجمن احمدیہ لاہور کا پندرہ روزہ جلسہ ہوا۔ جس میں ڈاکٹر عبید اللہ صاحب نے ایک گھنٹہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ صادق اور کاذب کے پرکھنے کے لئے معیار از روئے قرآن حکیم پیش کئے۔ اور ان کے رُو سے حضرت مسیح موعود کا صادق ہونا ثابت کیا ؞

ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے جماعت کو عملی حالت کی طرف توجہ دلائی۔ اور پُر زور الفاظ میں جماعت کو تبلیغ کے لئے قدم اٹھانے۔ اور انصار اللہ میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ خاکسار فضل احمد سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور ؞

ایک احمدی کو خطاب

ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر گورنمنٹ نے از راہ قدر دانی جناب قاضی محمد اکرم صاحب احمدی سرکل انسپکٹر پولیس ڈیرہ دون خلف حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم امرت سری کو آپ کی خدمات کے صلہ میں "خان صاحب" کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار بشیر احمد ڈیرہ دون ؞

اعتراف خدمات

میر محمد بخش صاحب پلیڈر۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جو عرصہ سے کشمیر کمیٹی کی ہدایات کے مطابق رضا کارانہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور جن کی کوششوں سے بفضل تعالےٰ بیسیوں آدمی حکومت کشمیر کے مظالم اور سنگین مقدمات سے رہائی حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی گوجرانوالہ میں تشریف آوری پر انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور شاندار جلسہ کر کے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی مبارک اور کامیاب کوششوں پر ہدیہ مبارکباد پیش کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ خاکسار عبد القادر جنرل سکرٹری

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی کی شاندار کامیابی

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن رہتک کی لڑکی مریم صدیقہ بیگم مڈل کے امتحان میں فسٹ پاس ہوئی۔ اور ۶۰۱ نمبر حاصل کئے۔ خاکسار مرزا منور احمد۔ قادیان ؞

درخواست ہائے دعا

۱۔ ایک مقدمہ میں میری کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد اقبال شاطر۔ گاندراں ضلع جالندھر۔ ۲۔ میرے لڑکے کی آنکھیں خراب ہیں۔ صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق ہیوں والا ۳۔ ماسٹر جعفر خان صاحب پر ان کے ایک رشتہ دار نے چاقو سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار خان ملک از چونترہ ضلع اٹک ۴۔ بستی رنداں میں احمدیوں کو دشمن بہت تکالیف دے رہے ہیں۔ کبھی مقدمہ بازی سے اور کبھی چوری سے چنانچہ شروع جون میں چوروں نے حملہ کر کے ہمارا بہت سا نقصان کیا اور غازی خان صاحب جو ہمارے گاؤں کے بڑے زمیندار۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پرہیزگار اور متقی تھے۔ ان کو جان سے مار ڈالا ہے۔ احباب کرام ہم لوگوں کی ان مشکلات کے دُور ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد القادر احسان۔ قادیان ؞

۵۔ میرے بھائی ڈاکٹر محمد رفیع صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار سمیع اللہ احمدی از گوہاٹی آسام

اعلان نکاح

۱۔ ۲۰ مئی کو مولوی شہزادہ صاحب مولوی فاضل نے مسماۃ صابرہ بی بی دختر نتھو خان ساکن حال قادیان (جو اس وقت حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے مکان پر رہتی ہیں) کا نکاح مبلغ تین سو روپیہ مہر پر مولوی حکیم ملک میر احمد خان صاحب افغان کے ساتھ مسجد مبارک قادیان میں پڑھا لڑکی کا والد چونکہ مرفوع القلم ہے۔ اور لڑکی بالغ ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے ولی ہو کر نکاح کو قبول کیا۔ سید غلام غوث

ولادت

۱۔ میاں مولا بخش صاحب کوٹ شاہ عالم خاں کے ہاں ۵ مئی لڑکا پیدا ہوا۔ احباب مولود کی سعادت دارین اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد مدرس قادیان

۲۔ میرے لڑکے ماسٹر محمد فضل داد کے گھر اللہ تعالےٰ نے ۱۱ مئی کو بیٹا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد الحمید نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں ؞ خاکسار رحمد اللہ داد مدرس تارا گڑھ۔

دعائے مغفرت

۱۔ سیالکوٹ میں میرے بہنوئی محمد علی صاحب چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں۔ اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دُعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن عالم درویش

۲۔ مورخہ ۱۳ مئی بروز جمعہ میری اہلیہ غلام فاطمہ بقضائے الٰہی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں بلند درجات عطا کرے مرحومہ نہایت عابدہ متقی اور مخلص خاتون تھیں۔ خاکسار میر محمد پٹواری نوشہرہ سگّہ دیال ضلع سیالکوٹ ؞ ۳۔ مسماۃ جیواں بی بی زوجہ مستری انور دین لوہار ساکن شادیوال ۱۴ مئی فوت ہو گئی۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار حکیم سراج دین شادیوال ۴۔ نواب بی بی زوجہ چوہدری قلندر بخش صاحب مرحوم سکنہ ستروعہ ۵ مئی فوت ہو گئیں ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار نور احمد قادیان۔ ۵۔ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے خاکسار کرم دین مسلانوالی۔ ۶۔ میرا پیارا بچہ ناصر احمد چند روز عارضہ خسرہ بیمار رہ کر ۹ جون وفات پا گیا۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل ۴۲۵

نمبر ۱۴۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کا کارنامہ

وزیر لوکل سلف گورنمنٹ پنجاب نے حکومت اور مسلمانوں میں کشمکش پیدا کردی

حکومتِ پنجاب کا کانگرسی وزیر

حکومت پنجاب نے ڈاکٹر گوکل چند ایسے مشہور کانگرسی کو وزارت کے عہدہ پر متمکن کرکے نہ صرف مسلمانوں کے اندیشوں اور خطرات کی کوئی پرواہ نہ کی، بلکہ اپنے مفاد اور اغراض کے لحاظ سے بھی کوئی دُور اندیشانہ قدم نہ اٹھایا۔ اور ایک ایسے شخص کو جو کانگرسی تحریکات کے ماتحت حکومت کے نظام کو درہم برہم کرنے پر اعتقاد رکھتا تھا۔ نظامِ حکومت میں داخل کرکے اپنے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ پھر تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ حکومت پنجاب نہ صرف ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی پیدا کردہ مشکلات اور پیچیدگیوں کے انسداد کی طرف ابھی تک متوجہ نہیں ہوئی، بلکہ اپنے رویہ سے ان کی تائید وحمایت کر رہی ہے :۔

کانگرس سے مسلمانوں کی علیحدگی

یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ اور نہ صرف حکومتِ ہند اس کا واضح الفاظ میں اعتراف کرچکی ہے۔ بلکہ بارہا جیسا کہ پہلے بھی آپ کا ذکر آچکا ہے۔ کہ کانگرسی تحریکات جنہوں نے حکومت کو بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ اور جن کے مقابلہ کے لئے حکومت کو خاص قوانین نافذ کرنے پڑے ہیں۔ مسلمانان ہند بحیثیت مجموعی ان سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اور انہوں نے کانگرسی ہندوؤں کی نہ صرف ہر قسم کی ترغیبات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ بلکہ ان کے ہاتھوں سخت نقصان اٹھاتے ہوئے۔ اور ان کی زبانوں سے بے حد دل خراش طعنے سنتے ہوئے بھی ان کا ساتھ نہیں دیا :۔

مسلمانانِ پنجاب کو صلہ

خصوصاً مسلمانان پنجاب نے تو نازک ترین مرحلوں پر یہ کوشش کی ہے۔ کہ ایک طرف تو گورنمنٹ کے ساتھ ان کے خوشگوار تعلقات قائم رہیں۔ اور دوسری طرف حکومت کے خلاف کانگرسیوں کی جدوجہد کو ناکام بنانے میں ہر ممکن امداد دی جائے۔ اس کے نتیجہ میں کانگرسیوں کی طرف سے انہیں "ٹوڈی" کا خطاب ملا۔ اور حکومت نے یہ صلہ دیا۔ کہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کو وزیر لوکل سلف گورنمنٹ بنا کر ان پر مسلط کر دیا گیا۔ جنہوں نے قلمدانِ وزارت سنبھالتے ہی یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ حکومت اور مسلمانوں کے تعلقات جن میں کانگرسی اپنی ساری کوشش اور سعی سے کوئی رخنہ پیدا نہیں کرسکے تھے۔ اور جنہیں مسلمان نہایت مشکل اور تکلیف دہ حالات میں بھی قائم و برقرار رکھے ہوئے تھے۔ ان میں بگاڑ پیدا کرکے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف کھڑا کر دیں۔ اس طرح بلا واسطہ نہیں۔ تو بالواسطہ حکومت کی مشکلات میں اضافہ کرکے کانگرس کی امداد کریں۔ اور آج حکومت کی عاقبت نااندیشی سے حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں نہ صرف ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ بلکہ وہ اس بات کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اپنے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے لئے حکومت کی اس پالسی کے خلاف کھڑے ہوں۔ جس کا اظہار ڈاکٹر گوکل چند صاحب کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اور جو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہے :۔

مسلمانوں میں بے چینی

ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی کانگرس نواز اور مسلم کُش سرگرمیوں سے جو حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کا صحیح طور پر اندازہ تو اس چیخ و پکار سے ہی ہو سکتا ہے۔ جو ہر طرف سے اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کی طرف سے برپا ہے۔ لیکن چونکہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ کانگرسیوں کی مدت کی خواہش کے عین مطابق ہے۔ اس لئے وہ بھی بڑے فخر اور خوشی کے ساتھ اس کا ذکر کر رہے۔ اور اسے ڈاکٹر گوکل چند صاحب کا بہت بڑا کارنامہ قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۱۱ جون) نے "مسلمان گورنمنٹ کے مقابلہ میں" کے عنوان سے جو افتتاحیہ سپردِ قلم کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے :۔

"پنجاب کے مسلمان بھی گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کا یہ معجزہ کوئی کم اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ گورنمنٹ کے بل بوتے پر اپنی زندگی کا انحصار سمجھنے والے ٹوڈی مسلمان بھی گورنمنٹ کے مدمقابل بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں"

کانگرسیوں کی خوشی

مسلمانان پنجاب کا گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہونا کانگرسیوں کے لئے جس درجہ خوشی اور مسرت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس کا اظہار مندرجہ بالا سطور کے ایک ایک لفظ سے ہو رہا ہے۔ ان سطور میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہندو تو پہلے ہی کانگرسی تحریکات کے ماتحت گورنمنٹ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن اب "پنجاب کے مسلمان بھی گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوئے ہیں" گویا اس وقت تک مسلمانان پنجاب نے اس رنگ میں حکومت کا مقابلہ نہیں کیا تھا۔ جس رنگ میں ہندو کر رہے ہیں۔ لیکن اب وہ بھی تیار ہو گئے ہیں۔ ان کی یہ تیاری کیونکر عمل میں آئی۔ اس کا پتہ بھی "ملاپ" نے خود ہی بتا دیا ہے۔ اور اسے اس بناء پر ڈاکٹر گوکل چند صاحب کا "معجزہ" قرار دیا ہے۔ کہ "گورنمنٹ کے بل بوتے پر اپنی زندگی اور ہستی کا انحصار سمجھنے والے ٹوڈی مسلمان بھی گورنمنٹ کے مدمقابل بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں"۔

کیا حکومت بھی خوش ہے

کانگرسیوں کے نزدیک بلاشبہ نارنگ صاحب کا یہ بہت بڑا اور معجزہ ہے۔ کہ انہوں نے "ٹوڈی" مسلمانوں کو گورنمنٹ کے مدمقابل بنا کر کھڑا کر دیا۔ اور اس پر وہ جس قدر بھی خوشی اور مسرت کا اظہار کریں ان کا حق ہے۔ کیونکہ جس بات کے لئے وہ مدتوں سے کوشش کر رہے تھے۔ اور جس میں انہیں ہر بار ناکامی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوتا تھا۔ وہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کے ذریعہ حاصل ہو گئی۔ یعنی مسلمان بھی گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن کیا حکومت کے لئے بھی یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حکومت بھی اسے اپنے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کا "معجزہ" قرار دیتی ہے :۔

حکومت ٹھنڈے دل سے غور کرے

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے نہیں کہا گیا۔ کہ حکومت اسے ناقابل التفات سمجھ کر نظر انداز کر دے۔ بلکہ خود ہندوؤں کی طرف سے۔ اور وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی طرح میں کہا گیا ہے۔ اس صورت میں حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ اور دیکھے کہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے جو پالسی اختیار کر رکھی ہے۔ اور جس کی حکومت اس وقت تک تائید وحمایت کر رہی ہے۔ وہ خود حکومت کے لئے کس قدر کانٹے بونے کا موجب ہو رہی ہے۔ اور وہ کانگرس جس کی خلافِ امن و خلافِ قانون سرگرمیوں کو روکنے کے لئے حکومت اپنے تمام ذرائع سے کام

لے رہی ہے۔ اسے اس کے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کے ذریعہ کس قدر تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ مسلمانانِ پنجاب اگر اس قابل نہیں کہ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی مسلم کش پالیسی کے خلاف ان کی آواز کو کوئی وقعت دی جائے۔ اگر حکومت کے متعلق ان کی سابقہ خدمات اور اس وقت تک کا رویہ جس کی بنا پر کانگرسیوں نے انہیں "ٹوڈی" کا خطاب دے رکھا ہے۔ اس بات کا مستحق نہیں۔ کہ انہیں کانگرسیوں کی دست برد سے بچایا جائے۔ تو نہ سہی۔ لیکن حکومت کے لئے اپنے مفاد اور اپنے مصالح کا لحاظ رکھنا تو ضروری ہے۔ اسی لحاظ سے وہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی سرگرمیوں کو دیکھے۔ اور ان سے جو نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔ اور جن کا بڑے فخر کے ساتھ کانگرسی اظہار کر رہے ہیں۔ ان پر غور کرے۔

مسلمانوں کا صحیح خیال

"ملاپ" کے نزدیک "مسلمان غلطی سے یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ چونکہ ہندو وزیر ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے میونسپلٹیوں کے خلاف قوانین تیار کرا رہے ہیں۔ اور چونکہ ہندو وزیر کے اس کام میں گورنمنٹ بھی مددگار بن رہی ہے۔ اس لئے اب گورنمنٹ اور مسلمانوں میں کشمکش ہونا ضروری ہے"

قطع نظر اس سے کہ مسلمانوں کا یہ خیال غلط ہے یا صحیح قابلِ غور "ملاپ" کے حسب ذیل الفاظ ہیں:۔

"اس غلط خیال نے ان (مسلمانوں) کے اندر ایک صحیح خیال بھی پیدا کرنا شروع کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ انہیں اب گورنمنٹ کا تکیہ چھوڑ کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے انہوں نے کوشش شروع کر دی ہے"

کانگرسیوں کی خوشی کی وجہ

مسلمان تو پہلے ہی گورنمنٹ کی بجائے اپنے آپ پر بھروسہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے اب ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے جو "صحیح خیال" ان میں پیدا کیا ہے۔ وہ بالفاظ "ملاپ" یہی ہے کہ انہوں نے حکومت کا ... [illegible] ... کانگرسیوں کے لئے باعث مسرت ہے۔ اس لئے نہیں کہ مسلمانوں کے حقوق اور مفاد محفوظ ہو جائیں گے بلکہ اس لئے کہ اس وقت جبکہ حکومت کے لئے کانگرسی مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف مسلمانوں کی امداد سے محروم ہو جائے۔ بلکہ اس طرف سے بھی مشکلات میں گھر جائے۔ چنانچہ "ملاپ" نے صاف طور پر لکھ دیا ہے:۔

"یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مسلمان ممبران (کونسل) نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے اختیارات بڑھانے نہیں چاہئیں"

یہ تو ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ کے "معجزہ" کا وہ پہلو ہے جو مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جو مسلمانوں کو گورنمنٹ کے بالمقابل کھڑا کر دینے کا باعث ہوا ہے۔ دوسرا پہلو جو حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ہے کہ

"گورنمنٹ کو بھی پہلی بار یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ سر فضل حسین کی انگیخت پر یا ہندوؤں کو کانگرسی خیالات کی سزا دینے کے لئے گورنمنٹ نے جو طاقت پنجاب کے مسلمانوں کے ہاتھ میں دی تھی۔ اب مسلمان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں"

کانگرسی وزیر کے عہد میں کیا ہوگا

گویا وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب نے ایک طرف تو مسلمانوں کو حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے کہ

"گورنمنٹ کے اختیارات بڑھانے نہیں چاہئیں"

اور دوسری طرف حکومت کو یہ دکھایا جا رہا ہے۔ کہ اس نے سر فضل حسین کے زمانۂ وزارت میں مسلمانوں کے حقوق کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے کانگرسی خیالات کی وجہ سے جو آئین مقرر کیا تھا۔ وہ اب ڈاکٹر گوکل چند کی وزارت میں قائم نہیں رہ سکتا۔ ہندو اس قانون کو اپنے کانگرسی ہونے کی سزا سمجھتے ہیں۔ اور یہ سزا ایک کانگرسی وزیر کے عہد میں برقرار نہیں رہ سکتی۔

یہ ہے۔ وہ اصل۔ جو ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی پالیسی کا موجب ہے۔ اور یہ ہے وہ رویہ جس کی حکومت پنجاب کی طرف سے تائید و حمایت ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر گوکل چند کی دو دھاری تلوار

"ملاپ" نے مسلمانوں کے اس خیال کو غلط قرار دیا ہے کہ "ڈاکٹر گوکل چند نارنگ چونکہ ہندو وزیر ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے میونسپلٹیوں کے خلاف قوانین تیار کروا رہے ہیں"۔ لیکن خود "ملاپ" نے ڈاکٹر گوکل چند صاحب کے طریق عمل کو گورنمنٹ کی طرف منسوب کر کے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے مسلمانوں کے خیال کو خود درست قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"گورنمنٹ کہتی ہے۔ کہ جو طاقت اور جو اختیارات تمہیں (مسلمانوں کو) دیئے گئے تھے۔ ان کا بہت ناجائز استعمال ہوا۔ اب گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں اختیارات لے کر حالات کو بہتر بنائے گی۔ مسلمان سمجھتے ہیں۔ کہ یہ طاقت اور اختیارات ان کے ہاتھ میں تھے۔ اس لئے یہ حملہ انہیں پر ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ دیئے ہوئے اختیارات چھیننا چاہتی ہے۔ مسلمان انہیں دینا نہیں چاہتے۔ لازمی طور پر دونوں میں کشمکش ہوگی۔ اور اس کا آغاز پنجاب کونسل میں ہو گیا ہے۔ قوم پرست تو بڑی دلچسپی سے ٹوڈی مسلمانوں اور گورنمنٹ کی اس کشمکش کو دیکھیں گے"

گویا ڈاکٹر گوکل چند صاحب ان مسودات کے ذریعہ جو انہوں نے میونسپلٹیوں کے خلاف تجویز کئے ہیں۔ دو دھاری تلوار کا کام لے رہے ہیں۔ ان سے جہاں ان کی یہ غرض ہے کہ مسلمانوں کو اپنی آبادی کے لحاظ سے جو حقوق حاصل ہیں۔ وہ چھین لئے جائیں۔ وہاں یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمانوں اور حکومت میں کشمکش پیدا ہو جائے جس کا آغاز ان کی مہربانی سے ہو چکا ہے۔ اور جسے کانگرسی ہندو دلچسپی کے ساتھ دیکھیں گے۔

کیا حکومت حمایت کرتی رہے گی۔

یہ ہیں وہ حالات جو ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے پیدا کر دیئے ہیں۔ اور یہ ہیں وہ مشکلات جو گورنمنٹ پنجاب کے لئے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کھڑی کر رہا ہے۔ اگر اس معاملہ کے اس حد تک واضح ہو جانے کے باوجود اور خود ہندوؤں کی طرف سے واضح ہو جانے کے باوجود حکومت یہی مناسب سمجھتی ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی پالیسی کی حمایت کر کے حالات کو زیادہ سے زیادہ پیچیدہ بنائے مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر کے اپنے مقابلہ پر کھڑا کرے۔ اور انہیں اپنی امداد سے ہٹا کر کلیتہً حقوق طلبی کی جد وجہد میں مصروف کر دے تو وہ اس کا بھی تجربہ کر کے دیکھ لے مسلمان قطعاً یہ گوارا نہ کریں گے۔ کہ انہیں بے دست و پا بنا کر ہندوؤں کے حوالے کر دیا جائے۔ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے آخری دم تک ڈٹے رہیں گے۔

پونڈری کے تباہ حال مسلمانوں کی امداد

ہندو ایک طرف اگر اپنی شاطرانہ چالوں سے حکومت کے ساتھ مسلمانوں کا تصادم کرا کر انہیں نقصان پہونچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف خود ان پر ظلم و ستم کرنے میں مصروف ہیں پونڈری ضلع کرنال کا المناک حادثہ اس کی تازہ مثال ہے جہاں مذبح کی تعمیر پر ہندوؤں کے ایک بہت بڑے مسلح ہجوم نے بے خبر مسلمانوں پر حملہ کر کے تین کو تو قتل کر دیا۔ اور ۳۰ کے قریب مسلمانوں کو سخت مجروح کیا۔ جن میں سے کئی ایک کی بہت نازک حالت ہے۔ چونکہ ضلع کے حکام زیادہ تر ہندو ہیں۔ اور متعصب ہندو ہیں۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ یہ خون بے گناہ رائیگاں ہی نہ جائے جس کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس اور فری پریس ہندو خبر رساں ایجنسیوں نے جو خبر بھیجی۔ اس میں ہندوؤں کا مسلمانوں پر حملہ کرنا۔ اور مسلمانوں کا سخت نقصان اٹھانا بتایا گیا۔ لیکن چونکہ مسلمان بے خبر تھے اور قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے کسی ہندو کو خراش بھی نہ لگا سکے۔ اس لئے ہندو اخبارات کسی گہری سازش کے نتیجہ میں اب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر ہندوؤں نے قاتلانہ حملہ نہیں کیا بلکہ مسلمان آپس میں ہی لٹ مرے ہیں۔

اگرچہ یہ داستان نہایت ہی عجیب و غریب ہے۔ اور کسی انسان کے دماغ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات نہیں آ سکتی۔ کہ مذبح کی تعمیر پر مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں۔ تاہم خطرہ ہے۔ کہ اس طرح ہندو مجرموں کی سفاکی پر پردہ نہ پڑ جائے۔ ذمہ وار مسلمانوں کو اس موقع کے بے کس اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی داد رسی کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم تعبیر الرویا

(۳)

صداقت کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گذشتہ دو نمبروں میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاں اور بہت سے علوم روحانیہ میں کامل دسترس عطا فرمائی تھی۔ وہاں علم تعبیر الرویا میں بھی مہارت تامہ بخشی۔ اور یہ قرآن مجید کے اس معیار کے مطابق جسے ہم ابتدائے مضمون میں بیان کر چکے ہیں۔ آپ کی صداقت اور راستبازی کا اتنا بڑا ثبوت ہے جس سے کوئی صاحب بصیرت انسان انکار نہیں کر سکتا۔ آج بھی اسی ضمن میں بعض اور امور ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں:

ناموں سے فال لینا

بالعموم خوابوں میں ایسا ہوتا ہے کہ دوستوں یا واقفوں میں سے کوئی ایک یا بہت سے انسان دکھائی دیتے ہیں اور وہ کوئی بات کہتے ہیں جن کا رویا دیکھنے والے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یا بعض دفعہ ویسی صورتیں نظر آجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق تھا کہ ایسی خوابوں میں حضور تفاؤل سے کام لیتے یعنی اگر نام ایسا ہوتا جس میں خوشی اور بشارت کے معنے پائے جاتے۔ تو اسے بشارت پر محمول کرتے۔ اور اگر غم کے معنے کا مفہوم رکھنے والا نام ہوتا۔ تو اسے منذر خواب تصور فرماتے حتیٰ کہ آپ یوں بھی ناموں اور فقروں سے فال لیتے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک دفعہ نام سے فال لینے کا ذکر آیا تو

حضور نے فرمایا۔ کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تفاؤل سے کام لیا ہے۔ ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا۔ اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی۔ میرے دل میں خیال تھا۔ کہ اسے سزا ہوگی یا نہیں۔ کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلے میں رسی ڈال رہا تھا۔ اس سے رسی چھوٹ کر بکری کے گلے میں ڈالا۔ اور زور سے پکارا۔ کہ وہ پھنس گئی وہ پھنس گئی۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اسے سزا ہوگی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ اسی طرح ایک دفعہ سیر کو جا رہے تھے اور دل میں لیکھ کا خیال تھا۔ کہ بڑا عظیم الشان مقابلہ ہے دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک شخص خیر از میاں سر پر سے رستہ میں کہا کہ السلام علیکم۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ ہماری فتح ہوگی" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۵)

خواب کے تعین میں اختلاف

خوابوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کو خواب میں دیکھا جائے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ تعبیر میں وہی مراد ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کے سامنے "ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا کہ فلاں آدمی نے مجھے خواب میں ایسا کہا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جسکو خواب میں دیکھا جاتا ہے۔ اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے۔" (بدر جلد اول نمبر ۲)

مبشر خواب کے بعد جاگتے رہنا

یہ اصل بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ "جب مبشر خواب دیکھو۔ تو اس کے بعد جہاں تک ہو سکے نہیں سونا چاہیئے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳)

متفرق اصول بیان کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور رویا کی وہ تعبیریں بیان کر دی جائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائیں۔ تاکہ ناظرین ان سے فائدہ اٹھا سکیں:

زرد رنگ کی تعبیر

ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"اگر کسی شخص کی عالم رویا یا عالم کشف میں زرد رنگ کی پوشاک دیکھی جائے۔ تو اس کی یہ تعبیر کرنی چاہیئے۔ کہ وہ شخص بیمار ہے۔ یا بیمار ہونے والا ہے" (ص ۸۲)

فوت شدہ کا زندہ کو بلانا

"نزول المسیح" میں تحریر فرماتے ہیں

"ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب [illegible] اس کے بعد وہ سخت بیمار ہو گئے۔ تب میں نے ان کے لئے دعا شروع کی۔ تو دوبارہ خواب میں دیکھا۔ کہ ہمارے ایک بزرگ فوت شدہ ان کو بلا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بھی موت ہوا کرتی ہے چنانچہ ان کی بیماری بہت بڑھ گئی۔ اور وہ ایک مشت استخوان سے رہ گئے۔" (صفحہ ۲۱۷)

مونچھوں کا کرتے ہوئے دیکھنا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک شخص نے عرض کیا۔ میں نے خواب میں اپنی مونچھوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے حضور نے فرمایا:

"لبوں کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے۔ تو زیادہ لب رکھنا تکبر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکھ وغیرہ رکھتے ہیں پیغمبر خدا نے اسی لئے اس سے منع کیا ہے۔ کہ تکبر نہ رہے۔ اسلام تو تواضع سکھاتا ہے۔ جو خواب میں دیکھے۔ تو اس میں فروتنی بڑھ جائے گی" (البدر جلد ۲ نمبر ۵)

وبائی جگہ پر مامور کا جانا

ایک شخص کی خواب پر فرمایا: "اگر وبائی جگہ پر کوئی مامور یا نبی گیا ہوا دیکھا جاوے۔ تو جاننا چاہیئے۔ کہ وہاں آرام ہوگا کیونکہ وہ لوگ خدا کی رحمت ساتھ لاتے ہیں۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۹)

کان میں بات سننا

ایک شخص نے خواب بیان کیا۔ کہ کان میں اس نے کچھ بات سنی ہے۔ آپ نے فرمایا "دایاں کان دین ہوتا ہے۔ اور بایاں دنیا۔ کان میں بات کا ہونا بشارت پر محمول کیا جاتا ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۹)

سلطان احمد کا آنا

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے ایک دفعہ بیان کیا۔ کہ رات کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب آئے ہوئے ہیں۔ فرمایا "اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد برہان اور نشان ہوا کرتا ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۵)

بیسنی روٹی

ایک شخص نے خواب میں بیسنی روٹی دیکھی۔ آپ نے اس کی تعبیر میں فرمایا۔ کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ (البدر جلد اول نمبر ۹)

کسی کا گالیاں دینا

ایک شخص نے خواب سنایا۔ کہ ایک شخص اسے گالیاں دے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا "جو شخص خواب میں گالیاں دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے۔ اور جسکو گالی دی جاتی ہے وہ غالب ہوتا ہے۔" (البدر جلد اول نمبر ۲)

دشمن سے بھاگنا

خواب میں دشمن سے بھاگنے کے متعلق فرمایا "اس کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ دشمن پر فتح ہوگی۔ اس کی نظیر میں معبروں نے موسیٰؑ کے قصے کو پیش کیا ہے۔ کہ موسیٰؑ فرعون سے بھاگے۔ وہ دشمن تھا [illegible]" (بدر جلد اول نمبر ۱)

قیامت کی خبر سننا

قیامت کی خبر سننے کے متعلق فرمایا "اس سے مراد یہ ہے کہ دینداروں کی فتح ہوگی۔ اور دشمنوں کو ذلت۔ کیونکہ قیامت کو بھی یہی ہوتا ہے قرآن شریف میں ہے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ .... دنیا کی زندگی میں بھی قیامت رہی ہیں" (البدر جلد ۲ نمبر ۳)

خلنہ ہونا

خواب میں خلنہ ہونے سے مراد بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تقوی کا طریق اختیار کرنا ہے۔ اس سے مراد شہوات کا کاٹنا ہے" (البدر جلد ۲ نمبر ۳۰)

نماز پڑھنا اور شیرینی کھانا

خواب میں نماز پڑھنے اور شیرینی کھانے کی تعبیر میں فرمایا "اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تعالے کسی وقت چاہیگا۔ تو نماز میں حلاوت عطا کریگا"

موت کی خبر سننا

ایک صاحب نے خواب سنایا جس میں ایک مردہ نے ان کو ان کی موت کی خبر دی تھی۔ اور یہ خواب بیعت سے پیشتر آئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "جو بیعت کرتا ہے۔ اس پر بھی ایک موت ہی آتی ہے۔ خوابوں میں موت سے مراد موت ہی نہیں ہوا کرتی۔ اور بھی موت کے بہت سے معنے ہیں خدا کوئی نہیں پا سکتا۔ جبتک اس کی اول زندگی پر موت نہ آوے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۲۰)

قرآن مجید پڑھنا

خواب میں سورۃ تبت یدا ابی لھب پڑھنے کے متعلق فرمایا کسی دشمن پر فتح ہوگی۔ (البدر جلد اول نمبر ۱۱)

ایک طالب علم نے اپنا خواب سنایا جس میں اس نے قرآن مجید سے سورۃ تبارک الذی اور عم یتساءلون نکال کر حضور کو دکھلائی تھیں۔ حضور نے فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں" (بدر جلد اول نمبر ۸)

زلزلہ سے مراد

ایک صحابی نے خواب سنایا جس میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یہی طاعون زلزلہ ہے" (البدر جلد اول نمبر ۹)

جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان زلزلہ یعنے جنگ عظیم کی خبر دی گئی۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ کہ اس سے مراد "ممکن ہے۔ کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے۔ جسکی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳)

جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زلزلہ سے مراد سخت تباہی مچانے اور ہلا دینے والی آفت ہوتی ہے جیسے طاعون یا جنگ اور بعض دفعہ ظاہری زلزلہ بھی۔

ابابیل سے مراد

خواب میں ابابیل دیکھنے کے متعلق فرمایا "ابابیل سے مراد وہ جماعت اور وہ لوگ ہیں۔ جو کہ اس سے فیوض حاصل کرتے ہیں" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰)

مردہ دیکھنا

ایک دفعہ فرمایا۔ ایک شخص قولنج کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اسے خواب میں کسی نے دیکھا۔ کہ وہ مر گیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی۔ کہ وہ اچھا ہو جائیگا۔ آخر وہ اچھا ہو گیا" (البدر جلد ۲ نمبر ۶)

کتے سے مراد

خواب میں کتا دیکھنے کے متعلق فرمایا اس سے مراد ایک طماع آدمی ہے۔ کہ تھوڑی سی بات پر راضی اور تھوڑی سی بات پر ناراض ہو جاتا ہے" (البدر جلد ۲ نمبر ۱)

بندر سے مراد

بندر دیکھنے کے متعلق فرمایا اس سے مراد ایک مسخ شدہ آدمی ہے" (ایضاً)

کپڑے کو آگ لگنا مگر سلامت رہنا

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اپنا ایک خواب عرض کیا۔ کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا آگ لگ گئی ہے پانی ڈالا تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا۔ گویا اس کو کچھ آنچ نہ پہنچی تھی مولوی صاحب مرحوم کے والد صاحب بیمار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ ان کی صحت کی طرف اشارہ ہے۔ (البدر جلد اول نمبر ۱۶)

دانت نکلنا

دانتوں کے متعلق فرمایا" دانت کی داڑھ نکل کر اگر کانچ کی نظر آئے۔ تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں رہے تو عمدہ ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۱)

نیز فرمایا" خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جائے۔ تو وہ منذر ہوتا ہے۔ ورنہ مبشر" (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲، ۲۳)

خربوزے کی قاش کا خشک ہو جانا

منشی عطا محمد صاحب پٹواری نے بیان کیا۔ کہ میں نے دیکھا ہے میرے ہاتھ میں ایک خربوزہ ہے۔ جسے میں نے کاٹ کر کھایا۔ اور وہ بڑا شیریں ہے۔ لیکن جب میں نے اسکی ایک پھاڑی عبد الحق (اپنے بیٹے) کو دی۔ تو وہ خشک ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "عبد الحق کی ماں سے آپ کے ہاں ایک اور لڑکا ہوگا۔ مگر وہ فوت ہو جائیگا۔ منشی صاحب کہتے ہیں۔ کہ تعبیر میں ایک اور لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس تعبیر کے مطابق وفات پا گیا" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۲۲)

جوان عورت سے مراد

جوان عورت کو خواب میں دیکھنے کے متعلق فرمایا۔ "جوان عورت اگر خواب میں دیکھی جاوے۔ تو اس سے مراد دنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے ہیں۔ خواہ کسی قوم کی ہو" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲)

چاندی دینا

خواب میں اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو چاندی دے۔ تو اسکی تعبیر بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ہے۔ کہ "اسے اسلام سے محبت ہے اور وہ مسلمان ہو جائیگا۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۳۱)

مردے کے زندہ ہونے سے مراد

والد کے زندہ ہونے یا کسی اور مردہ کے زندہ ہونے سے مراد کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۱)

بڑ یعنے بوہڑ کے درخت سے مراد انصاری کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے۔ مگر پھل ندارد" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۲)

مسجد کی تعبیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ

"۸ مارچ ۱۹۰۷ء کی بات ہے۔ کہ رات کے وقت رویا میں مجھے ایک کاپی الہاموں کی دکھائی گئی۔ اس کی نسبت کسی نے کہا۔ کہ یہ حضرت صاحب کے الہاموں کی کاپی ہے۔ اور اس پر موٹا لکھا ہوا ہے۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم یعنے کچھ بعید نہیں۔ کہ تم ایک بات کو ناپسند کرو۔ لیکن وہ تمہارے لئے خیر کا موجب ہو۔ اس کے بعد نظارہ بدل گیا۔ اور دیکھا۔ کہ ایک مسجد ہے۔ اس کے متولی کے برخلاف لوگوں نے ہنگامہ کیا ہے اور میں ہنگامہ کرنے والوں میں سے ایک شخص کے ساتھ باتیں کرتا ہوں۔ باتیں کرتے کرتے اس سے بھاگ کر الگ ہو گیا ہوں اور یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہارے ساتھ ملوں گا۔ تو مجھ سے شہزادہ خفا ہو جائیگا"

اس خواب کا کچھ اور بھی حصہ تھا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جس رات کو میں نے یہ رویا دیکھی۔ اسی صبح کو حضرت والدہ صاحبہ کو سنایا۔ آپ سنکر نہایت متفکر ہوئے اور فرمایا مسجد سے مراد تو جماعت ہوتی ہے۔ شاید میری جماعت کے کچھ لوگ میری مخالفت کریں۔ یہ رویا مجھے لکھوا دے۔ چنانچہ میں لکھواتا گیا۔ اور آپ اپنی الہاموں کی کاپی میں لکھتے گئے" (برکات خلافت ص ۳۷)

اس خواب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعبیر کے عین مطابق پیغامی فتنہ نے ایک وقت جماعت میں خطرناک تفرقہ پیدا کر دیا۔ اور اس طرح جہاں اس خواب کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام

یہ تعبیرات اس امر کے ثبوت کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی خاص رحمت سے نوازا اور آپ پر ان علوم کا انکشاف فرمایا۔ جو خاص طور پر روحانی قوت اور باطنی فراست کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جس طرح یہ علم حضرت یوسف علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی نشان ہے۔

الوصیت کا انگریزی میں ترجمہ کرانے کی ضرورت

دفتر بہشتی مقبرہ کو رسالہ الوصیت کا ترجمہ انگریزی میں شائع کرانے کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اس کار خیر کو سر انجام دے سکیں۔ وہ دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ تا ان کی خدمت میں رسالہ کی کاپی بھیج دی جائے

تمدن اسلام

اسلام اور عدل و انصاف

تمدن و معاشرت کے بارہ میں اسلام کی بے نظیر تعلیم اور ہدایات بعض گذشتہ پرچوں میں درج کی جاچکی ہیں۔ یہ مضمون بھی دراصل اسی سلسلہ کی ایک کڑی سمجھنی چاہیئے۔ اس ضمن میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل ہی زیادہ تر پیش کریں گے۔ جو فی الحقیقت مسلمانوں کے لئے اسلامی احکام سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسلامی عقائد کے رو سے سنت نبوی کی پیروی بھی ضروری بلکہ بلندئ درجات کا موجب سمجھی جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشکلات

انسان کے تعلقات جس قدر وسیع ہوں۔ اور جسے مختلف اقوام۔ مختلف طبائع اور مختلف ذہنیتوں سے واسطہ پڑتا ہو۔ اس کے لئے عدل و انصاف کو قائم و برقرار رکھنا جس قدر مشکل ہے۔ اس کا اندازہ ہر انسان اپنے محدود حلقہ عمل پر نظر ڈالنے سے بآسانی کرسکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات اور واقعات پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ یہ مشکلات اپنی انتہائی صورت میں آپ کے سامنے تھیں لیکن پھر بھی آپ نے اس خوبی سے معدلت گستری کی شان دکھائی ہے۔ کہ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قطعی طور پر قاصر ہے۔ کسی بڑے سے بڑے آدمی کی ذاتی وجاہت۔ خاندانی عظمت اور اثر ورسوخ یا اپنے ساتھ اس کے احسانات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مقتضائے عدل و انصاف کو پورا کرنے میں کبھی مانع نہیں ہوسکے۔ اس کی ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ایک رئیس کی ملکی خدمات

فتح مکہ کے بعد صرف اہل طائف نے اطاعت اختیار کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس بنا پر ان کا محاصرہ کیا گیا لیکن بعد میں بعض حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے ترک کردیا گیا۔ ایک رئیس صخر نامی کو جب یہ حال معلوم ہوا۔ تو اس نے از خود ہی جاکر اہل طائف کو گھیر لیا۔ اور اپنے ذاتی دباؤ سے انہیں مجبور کردیا۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں آجائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اہل طائف مصالحت پر رضامند ہوگئے۔ عام حالات میں اگر کوئی شخص کسی بادشاہ کے لئے ایسی نمایاں خدمات سرانجام دے تو اس کا کس قدر پاس کیا جاتا ہے۔ اور عام انسانوں کے مقابلہ میں اسے کس قدر اہمیت اور وقعت دی جاتی ہے۔ اس کی بے حد پاسداری کی جاتی ہے۔ اور اس کی بڑی سے بڑی دست درازیوں اور جبر و تعدیوں کو محض خدمات ملکی کے پیش نظر گوارا کرلیا جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو نہ کوئی آئین تھا نہ قانون۔ دوسری طرف شخصیت پرستی انتہا کو پہونچی ہوئی تھی۔ اور اپنے وقار اور امن وامان کو خطرہ میں ڈالے بغیر کوئی شخص اس کے خلاف اقدام کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ لیکن وہ مرسل ربانی جو دنیا کو روحانیت کے ساتھ تمدنی اخلاق کی بھی تعلیم دینے آیا تھا۔ ایسے تمام بتوں کو توڑ کر حقیقی مساوات اور عدل و انصاف قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے آپ نے کبھی ان باتوں کی پروانہ کی۔

بے نظیر عدل و انصاف

اسی صخر کے متعلق جس نے اپنی ذاتی طاقت سے اہل طائف کو مطیع و منقاد بنایا تھا۔ ایک شخص مغیرہ بن شعبہ ثقفی نے شکایت کی۔ کہ اس نے زبردستی میری پھوپھی کو قبضہ میں کر رکھا ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً صخر کو طلب فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ مغیرہ کی پھوپھی کو اس کے گھر پہنچا دو۔ اس کے بعد بنو صخر نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ صخر نے جبراً ہمارے چشمہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ ہمیں واپس دلایا جائے۔ آپ نے صخر کو اس کی بھی واپسی کا حکم دیا۔ جس کی تعمیل اسے کرنی پڑی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسان کی بے حد قدر کرتے تھے۔ اور کسی کے ادنیٰ سے ادنیٰ سلوک کو بھی نظر انداز نہ فرماتے تھے۔ مگر آپ اس کے صلہ کے طور پر ناانصافی کو کسی صورت میں بھی روا نہ رکھتے تھے۔ صخر کے متعلق یہ فیصلہ فرماتے وقت بھی اس کی خدمات آپ کے دل سے محو نہ ہوئی تھیں چنانچہ لکھا ہے (ابو داؤد جلد ۲ صفحہ) کہ یہ فیصلہ جات فرماتے وقت صخر کی خدمات اور ان کے مقابلہ میں بہ تقاضائے انصاف اسے کسی قسم کی رعایت نہ دے سکنے کے احساس سے آپ کے رخ انور پر شرم کی وجہ سے سرخی آگئی۔

حقیقی مساوات کا نمونہ

اس کی دوسری مثال خاندان مخزوم کی ایک معزز عورت کا واقعہ ہے۔ جس نے چوری کی تھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ عام طور پر اہل عرب کی ذہنیت یہ تھی کہ امرا اور معزز خاندان کے افراد جرائم کی تعزیر سے محفوظ رہتے تھے۔ اور اسی کے ماتحت بعض مسلمان چاہتے تھے کہ وہ عورت بھی اپنے جرم کی پاداش سے بچ جائے لیکن کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کرسکے۔ بہت سوچ بچار کے بعد حضرت اسامہ بن زید کو جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر تھے۔ اس کے لئے تیار کیا گیا۔ انہوں نے حاضر ہوکر آپ سے اس عورت کے لئے معافی کی درخواست کی۔ یہ سن کر فرط غیظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ اور آپ نے پر شوکت الفاظ میں فرمایا۔ بنی اسرائیل کی تباہی کا بہت بڑا سبب یہی ہے کہ وہ مرود و غربا پر تو ان کے جرائم کی وجہ سے حد جاری کرتے تھے لیکن اگر کسی امیر سے کوئی قابل تعزیر حرکت سرزد ہوتی۔ تو اسے چھوڑ دیتے۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے سے دریغ نہ کرونگا۔ اس واقعہ میں ہر ایک صاحب بصیرت انسان کے لئے کس قدر اسباق موجود ہیں۔ اور کس خوبی کے ساتھ ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں حقیقی مساوات قائم کرنا چاہتے تھے۔ کیا کوئی دوسرا مذہب ہے جس کی ساری تاریخ اس قسم کی انصاف پروری کی کوئی ایک مثال بھی پیش کرسکے۔

دشمنوں کے بارہ میں انصاف

عام طور پر مخالف کے متعلق کسی قسم کا فیصلہ کرتے وقت لوگ ذاتی خیالات۔ تاثرات اور رجحانات کی رو میں بہ کر دامن عدل و انصاف کو ہاتھ سے دیدیتے ہیں۔ اور کسی مذہب نے اس نہایت نقصان دہ اور تباہ کن امر کے انسداد کی طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن اسلام نے صاف اور بیّن الفاظ میں اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ:۔

لا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی یعنی کسی قوم سے اپنی ذاتی دشمنی اور دلی کدورت کی وجہ سے اس کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہ کرنا ہی تقویٰ اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اور تاریخ اسلام میں صدہا ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ مسلمانوں نے دشمنوں کے متعلق بھی فیصلہ کرتے وقت ذاتی تاثرات اور قلبی کیفیات کو کبھی پاس نہیں پھٹکنے دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ مدینہ کے یہودیوں کو جو عداوت اور عناد تھا۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ایک بار حضور نے حضرت عبداللہ بن سہیل کو خیبر کے یہودیوں کے پاس کھجوروں کی بٹائی کے لئے بھیجا۔ ان کے چچا زاد بھائی بھی ساتھ تھے ایک دن عبداللہ اکیلے ایک کوچہ سے گذر رہے تھے۔ کہ کسی نے انہیں شہید کرکے ایک گڑھے میں ڈال دیا۔ ان کے بھائی

نظارتوں کے اعلانات

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ مئی ۱۹۳۲ء

تفصیل آمد و خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ جات	آمد و خرچ	
۱	بیت المال	آمد	3637-10-3
		خرچ	2789-8-6
۲	طبع و اشاعت	آمد	1380-15-0
		خرچ	1813-12-6
۳	جائیداد	آمد	3-10-0
		خرچ	319-14-3
۴	تعمیر	آمد	2000-0-0
		خرچ	139-0-0
۵	بورڈران ہائی	آمد	728-9-0
		خرچ	498-10-3
۶	بورڈران احمدیہ	آمد	600-7-6
		خرچ	298-1-0
۷	مقبرہ بہشتی	آمد	4114-8-9
		خرچ	773-3-6
۸	ناظر اعلیٰ	آمد	0-0-0
		خرچ	1858-10-9
۹	قضاء	آمد	0-0-0
		خرچ	48-0-0
۱۰	پرائیویٹ سیکرٹری	آمد	0-0-0
		خرچ	675-4-6
۱۱	محاسب	آمد	0-0-0
		خرچ	419-11-9
۱۲	نور ہسپتال	آمد	154-9-6
		خرچ	566-5-9
۱۳	دعوت و تبلیغ	آمد	168-10-0
		خرچ	6357-2-3
۱۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	آمد	815-8-6
		خرچ	2312-13-6
۱۵	صدقات	آمد	875-10-3
		خرچ	1990-8-0
۱۶	گرلز سکول	آمد	0-0-0
		خرچ	608-11-3
۱۷	مدرسہ احمدیہ	آمد	0-0-0
		خرچ	856-6-0
۱۸	جامعہ احمدیہ	آمد	0-0-0
		خرچ	613-13-0
۱۹	ریویو انگریزی	آمد	342-11-0
		خرچ	0-0-0
۲۰	قرضہ	آمد	15100-0-0
		خرچ	4100-0-0
۲۱	پراویڈنٹ فنڈ	آمد	1402-8-0
		خرچ	1650-9-9
۲۲	احمدیہ ہوسٹل	آمد	103-0-0
		خرچ	1750-3-0
۲۳	امور عامہ	آمد	0-0-0
		خرچ	472-2-0
۲۴	ضیافت	آمد	26-8-9
		خرچ	1597-15-0
۲۵	تعلیم و تربیت	آمد	1-0-0
		خرچ	726-3-9
۲۶	تالیف و تصنیف	آمد	0-0-0
		خرچ	346-5-0
۲۷	امور خارجیہ	آمد	0-0-0
		خرچ	119-8-3
۲۸	ترقی اسلام	آمد	0-2-0
		خرچ	0-0-0
۲۹	خلافت	آمد	0-0-0
		خرچ	950-0-0
۳۰	بکسٹپو	آمد	275-0-0
		خرچ	160-12-0

میزان

بقایا سابقہ بشمولیت پیشگی	29058-6-6
آمد ماہ حال	31730-0-6
خرچ ماہ حال	34763-3-6
بقایا بشمولیت پیشگی موجودہ	26025-3-6

محصلین کے حلقہ جات

محصلین دفتر بیت المال کے حلقہ جات برائے سال ۱۹۳۲-۳۳ء حسب ذیل مقرر کئے گئے ہیں:-

نام محصل	حلقہ
... خان صاحب	ضلع گورداسپور
حکیم فیروز الدین صاحب	ضلع امرتسر۔ سیالکوٹ
مولوی عبدالقدیر صاحب	ضلع لاہور۔ لائل پور۔ سرگودھا
قریشی امیر احمد صاحب	ضلع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ
مولوی رحمت اللہ صاحب	گجرات۔ جہلم
سید محمد علی شاہ صاحب	ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ انجمنہائے احمدیہ علاقہ ریاست ہائے پٹیالہ و نابھہ وغیرہ شامل نہیں ہیں)
فیض احمد صاحب	ملتان۔ منٹگمری

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

مختلف مقامات پر جلسے

چکوال ضلع جہلم ۱۵-۱۶-۱۷ جون ۱۹۳۲ء کو چکوال میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ مناظرہ کا بھی امکان ہے۔ ارد گرد کے انصار اللہ اور احمدی احباب اس جلسہ کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔

موتلہ ضلع امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۲ء کو موتلہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ ارد گرد کے انصار اللہ کو اس جلسہ کے کامیاب بنانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

عہدیداران تبلیغ میں تبدیلی

(۱) انسپکٹر تبلیغ تحصیل ملتان۔ خواجہ عبدالرحمان کی بجائے اخوند غلام حسن خان صاحب کا انتخاب منظور ہے۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل کبیر والا میں بجائے مولوی نور محمد صاحب کے چوہدری فتح محمد صاحب حسن پور کا انتخاب منظور ہے۔ دونوں انسپکٹران تبلیغ اپنی اپنی تحصیل کے اندر تبلیغی کام کے ذمہ وار ہوں گے۔ نیز اپنے اپنے کام کی رپورٹ ماہوار بحوالہ نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع ملتان شیخ فضل الرحمان صاحب اختر کو بھجوانی چاہیئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اعلان معافی

میاں عبدالعزیز پسر منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی کو بسلسلہ فتنہ مستریان کچھ عرصہ ہوا جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ لیکن اب ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور سے معافی مل چکی ہے جسکا احباب کی آگاہی کے لیے اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سر فضل حسین اور چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات

چوہدری چھوٹو رام کا بیان

لاہور ۳؍جون راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام پنجاب کونسل کی نیشنل یونینسٹ پارٹی کے صدر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال کیا ہے:۔

سر فضل حسین کی حسن کارکردگی

خرابی صحت نے میاں فضل حسین کو رخصت لینے پر مجبور کر دیا۔ جب سے آپ مرکزی حکومت میں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کو بے اندازہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور آپ کا ایسے رفیع المنزلت منصب کے فرائض کی بجا آوری کے علاوہ بعض اہم سیاسی مسائل میں انہماک خرابی صحت کا باعث ثابت ہوا ہے۔ آپ کا سفر جنوبی افریقہ بھی کچھ کم مصیبت کا باعث نہ تھا۔ اس لئے کہ اس سے قبل حکومت ہند کے بعض اہم سیاسی مسائل نے آپ کی صحت کو کافی نقصان پہنچا دیا تھا۔ اور آپ کی کمزور و نحیف صحت اس قابل نہ تھی۔ کہ اس نوع کی دماغی سرگرمیوں اور ذہنی عرق ریزیوں کو بہ آسانی برداشت کر سکے۔ ان حالات کے پیش نظر سر فضل حسین صاحب کو رخصت پر جانے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ آپ کی اس مجبوری رخصت کے متعلق اخبارات میں گوناگوں خیال آرائیاں ہو چکی ہیں۔ اور آپ کے جانشین کے متعلق بھی مختلف النوع خیالات کا اظہار ہو چکا ہے۔

قابل فخر انتخاب

یہ مسئلہ بھی انجام کار طے ہو گیا ہے اور خوش قسمتی سے قرعہ انتخاب پنجاب کی ایک اور ہونہار شخصیت پر پڑ چکا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جو سر فضل حسین کی عارضی جانشینی کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک مایہ ناز فرزند ہیں۔ سن و سال کے اعتبار سے اگرچہ آپ ابھی نوجوان ہیں۔ لیکن آپ نے قانون کے پیشہ میں جہاں عقل و فکر کی شدید مسابقت ہوتی ہے۔ نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ وہ ایک ہونہار وکیل تھے۔ اور محض اپنی قابلیت کے بل پر اپنے ہمچشموں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر بعض افواہوں کو قابل یقین تصور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا کہ آج سے دو سال قبل لاہور ہائی کورٹ میں تقرر کے متعلق بھی آپ کا نام پیش ہوا تھا۔ لیکن آپ کی جوان سالی اس انتخاب میں مانع آئی۔ چوہدری صاحب ۱۹۲۶ء میں پنجاب کونسل میں پہلی مرتبہ بلا مقابلہ آئے تھے اور ۱۹۳۰ء میں بھی آپ کا کسی نے مقابلہ نہیں کیا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آپ کو اپنے حلقہ نیابت میں کس قدر اعتماد حاصل ہے۔ کونسل میں آپ کی کارگزاری کو بھی نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ آپ کی سحر بیانی۔ فن مناظرہ میں خاص قابلیت اور نئی البدیع انداز گفتار احباب کے لئے موجب مسرت اور مخالفین کے لئے باعث حسرت ثابت ہوتا ہے۔

چوہدری صاحب اور سائمن کمیشن

جب سائمن کمیشن ہندوستان آیا۔ تو پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی نے باتفاق آراء پنجاب ریفارمز کمیٹی کی رکنیت کے لئے آپ کو منتخب کیا تھا۔ اس سلسلہ میں بھی آپ کا کام قابل تحسین اور خوش آئند ثابت ہوا تھا۔ آپ گول میز کانفرنس میں بحیثیت ڈیلیگیٹ ہو آئے ہیں۔ اور انگلستان کے مشہور و معروف سیاست دانوں سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ آپ نے اپنی خداداد قابلیت و ذہانت سے اپنے اکثر رفقائے کار کی شہرت کو گرد آلود کر دیا۔ اگر وہ مسلمانوں کی ترقی کے آرزومند ہیں۔ تو انہیں دوسری اقوام کے ساتھ بھی انصاف کرنے سے گریز نہیں

مبارکباد

میں اپنی طرف سے اور پنجاب نیشنل یونینسٹ پارٹی کی طرف سے چوہدری صاحب کی خدمت میں عقیدتمندانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ہم لارڈ ولنگڈن کے شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری پارٹی کے ایک رکن کے انتخاب سے ہماری عزت افزائی فرمائی ہے مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ چوہدری صاحب اپنے جدید منصب میں بھی کافی شہرت حاصل کرنے کے بعد پارٹی کے لئے باعث افتخار ثابت ہوں گے

اسی ہزار کے مجمع میں

شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی تقریر

اتوار کی شب کو جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور دیگر سیاسی قیدی جنہیں ریگولیشن ۱۲ کے ماتحت گرفتار کر کے سزائیں دی گئی تھیں رہا کئے گئے۔ رہائی کی خبر چونکہ پہلے ہی شہر میں پھیل گئی تھی۔ اس لئے مسلمان کثرت سے جیل کے باہر پہنچ گئے۔ اور شام تک اسقدر ہجوم جمع ہو گیا۔ کہ شہر کی طرف کے تمام راستے بند ہو گئے۔ شیخ صاحب اور ان کے ساتھیوں کی رہائی میں دیر واقع ہوئی۔ مگر باوجود اس کے کہ لوگوں سے کہا گیا۔ کہ ہٹ جائیں ــ لوگوں میں اس قدر اشتیاق تھا۔ کہ کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ آخر رات کے نو بجے رہائی عمل میں آئی۔ شیخ صاحب کو دیکھتے ہی لوگ انکی طرف دوڑ پڑے۔ اور جسکو موقع ملا اس نے گلے ملنے کی کوشش کی شیخ صاحب نے خندہ پیشانی سے ہر ایک سے ملاقات کی۔ ان سے ملنے کے بعد ہجوم نے دیگر لیڈران مثلاً مسٹر غلام نبی صاحب، مفتی جلال الدین صاحب اور پیر حسام الدین صاحب کی طرف رخ کیا۔ جب ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ تو جناب شیخ صاحب اور دیگر احباب نے بذریعہ موٹر شہر کا رخ کیا۔ چونکہ راستہ میں جگہ جگہ ہجوم تھا۔ اور موٹر روکی جاتی تھی۔ اس لئے شہر تک پہنچنے میں کئی گھنٹے صرف ہوئے شہر بھر میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں شیخ صاحب کے مکان پر جمع ہو گئے۔ ان حالات میں مناسب خیال کیا گیا۔ کہ شیخ صاحب کسی اور مکان میں رات کو آرام کریں۔ لوہدون کے وقت لوگوں سے ملیں۔ رات بھر لوگ ادھر ادھر پھرتے رہے۔ آخر صبح کے وقت شیخ صاحب کو خواجہ غلام احمد صاحب اشائی کے مکان پر لایا گیا جہاں لوگ اس کثرت سے جمع ہو گئے۔ کہ یہ جگہ بھی کم ثابت ہوئی۔ مرد عورتیں بچے بوڑھے غرض سب پر ایک کیفیت طاری تھا۔ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ یہ سلسلہ تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر شوق بڑھتا دیکھ کر اعلان کیا گیا۔ کہ شیخ صاحب نماز ظہر خانقاہ معلیٰ میں ادا کر کے جامع مسجد میں تشریف لے جائیں گے۔ یہ سنتے ہی لوگ جوق در جوق خانقاہ معلیٰ میں جمع ہو گئے۔ اور اس قدر ہجوم ہو گیا۔ کہ خانقاہ کے اندر اور صحن میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ بعد نماز لوگوں نے شیخ صاحب سے ملاقات کی۔ اور وہاں سے بصد مشکل رخصت ہو کر آپ جامع مسجد پہنچے۔ جہاں پہلے ہی سے لوگ جمع ہو چکے تھے۔ مجمع اسی ہزار کے قریب تھا۔ آج تک جامع مسجد سری نگر پر مولوی یوسف شاہ پر واعظ قبضہ کئے ہوئے تھے۔ اور وہ اسے خانہ خدا نہیں۔ بلکہ ذاتی ملکیت سمجھتے تھے لیکن مسلمانوں نے محسوس کیا۔ کہ جامع مسجد کسی شخص کی ذاتی جائداد نہیں بلکہ سب مسلمانوں کی مشترکہ ہے۔ اس لئے جلسہ وہیں کیا گیا۔ یوسف شاہ صاحب ۴۴

۴۴ کے چند شوریدہ سر پیرو شرارت کی غرض سے آئے۔ لیکن مجمع کا رنگ دیکھ کر کچھ نہ کر سکے۔ ہم جناب وزیر اعظم مسٹر کالون صاحب اور مسٹر لاتھم صاحب کے ممنون ہیں۔ کہ ان کے حسن انتظام سے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ شیخ صاحب نعرہ ہائے مسرت کے درمیان سٹیج پر تشریف لائے۔ مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل نے جلسہ کی صدارت کیلئے مولانا احمد اللہ صاحب واعظ ہمدانی کو پیش کیا جس کی تائید پیر حسام الدین صاحب نے کی۔ اور مولانا موصوف نعرہ ہائے اللہ اکبر کے درمیان اس صدارت پر رونق افروز ہوئے اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پیر محمد مقبول صاحب نے تلاوت قرآن شریف کے بعد نعت خوانی کی۔ پھر محمد سعید صاحب مولوی فاضل سٹیج پر تشریف لائے۔ اور لوگوں کو توجہ دلائی کہ جس بات کے لئے انہوں نے اس قدر قربانیاں دی ہیں۔ وہ انہیں ایک حد تک حاصل ہو گئی ہیں۔ اب وقت ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ تعلیم اور تجارت اور تنظیم کے لئے کوشش کریں تاکہ جو مطالبات مہاراجہ بہادر نے پورے کئے ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

اس کے بعد شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور قرآن شریف کی آیات کی تلاوت کے بعد لوگوں کا ۴۴

۴۴ شکریہ ادا کیا۔ اور ان تمام کارکنوں کو جو اس تحریک میں جیل گئے تھے۔ فرداً فرداً کھڑا کر کے لوگوں سے تعارف کرایا۔ دوران تقریر میں ایک اعلیٰ درجہ کا جبہ ان کو پہنایا گیا۔ جو نہایت محبت سے خاص طور پر انکو پیش کر کے بلے [illegible] بانگیا تھا

علاقہ پونچھ میں تعزیری چوکیاں

جاگیر پونچھ کی حکومت نے مندرجہ ذیل مقامات پر تعزیری پولیس مقرر کی ہے۔

علاقہ تھکیالہ پڑاوہ میں بمقام ۔ تھکیال ۔ ترکنڈی کریلہ ۔ بیجہان ۔ رملوتہ ۔ پلانی ۔ دھرائی ۔ سوہالہ منڈھر

علاقہ ہینڈر میں ۔ جرانوالی گلی ۔ گرسائی ۔ دھوڑیاں کلہوتہ ۔ چھچلہ ۔

علاقہ سرن میں ۔ سیڑھی خواجہ ۔ لسانہ ۔ لنگلیاز ۔ سانگلہ ۔ ماہڑہ ۔

علاقہ منڈی میں ۔ آڑائی ۔ کہنوں ۔

ناظرین کرام جائے غور ہے ۔ کہ مقامات مندرجہ بالا میں سے بعض مقامات ایسے ہیں ۔ جہاں نہ کوئی ڈاکہ پڑا ۔ اور نہ آتش زدگی وغیرہ کی کوئی واردات ظہور میں آئی ۔ مثلاً علاقہ تھکیالہ پڑاوہ میں بیجہان ۔ رملوتہ ۔ پلانی ۔ دھرائی ۔ سوہالہ ۔ سندھوٹ ۔ میں کوئی ڈاکہ نہیں پڑا ۔ اور نہ کہیں آگ لگی ۔ مگر ان مواضعات میں چونکہ مسلمانوں کی آبادی ہے ۔ اور ان کو نیست و نابود کرنا مقصود ہے ۔ اس واسطے یہاں تعزیری چوکیاں بٹھائی گئیں ۔ ترکنڈی میں راجہ کشن نامی ساہوکار نے قبل از وقت اپنا سب مال و متاع سنبھال کر مکان کو آگ لگادی ۔ اس کے متعلق شہادتیں بہم پہنچائی گئیں ۔ مگر چونکہ صرف مسلمانوں ہی کو پھانسنا مقصود تھا ۔ اس واسطے ان شہادتوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ اور اس کے الزام میں بھی مسلمان ہی ماخوذ کئے گئے تھکیال اور کریلہ ۔ متھرانی میں جو آتش زدگی کی وارداتیں ہوئیں ۔ ان کے متعلق خود ان ہندوؤں نے جو ایام شورش میں بھاگ کر شہر پونچھ میں چلے آئے تھے ۔ بسر جارڈین کے پاس حویلی میاں نظام الدین صاحب مرحوم میں بیان دئے تھے ۔ کہ علاقہ کوٹلی اور راجوری وغیرہ کے جتھے حملہ آور ہوئے تھے ۔ اور انہوں نے ہی ڈاکے ڈالے اور آگ لگادی ۔ مگر برادران وطن جن میں سب ہندو حکام اور عہدیدار بھی شامل ہیں ۔ کی ذہنیت اس قدر مسلمانان پونچھ کے خلاف ہوگئی ہے ۔ کہ انہوں نے دوسرے علاقے کے لوگوں کے حملے کا بوجھ بھی ان ہی پر ڈال کر مورد عتاب بنایا ۔ بقیہ علاقہ میں ۔ اڑائی ۔ جرانوالی گلی ۔ کے دو ایسے مقام ہیں جہاں عمال حکومت نے ظلم و ستم کا پورا پورا ثبوت پیش کر کے ایک بائیس ۲۲ سالہ نوجوان لڑکے اور ایک سات سالہ معصوم بچی کو گولی اور لاٹھیوں سے ہلاک کر ڈالا ۔ وارثوں کی چیخ و پکار کے دبانے کے لئے ان پر مقدمات چلائے گئے ۔ اور باوجود متعدد بار مطالبہ کرنے کے آج تک کوئی انصاف نہیں کیا گیا ۔ قاتل سر بازار پھر رہے ہیں ۔ اور قاتلوں کو گرفت کرنے کی بجائے الٹا ان مواضعات کے باشندوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پولیس کی تعزیری چوکیاں بٹھادیں ۔ موضع لسانہ میں نہ کوئی ڈاکہ پڑا نہ آگ لگی ۔ مسٹر غلام حسین خاں جس نے قبل از وقت گورمکھ سنگھ تحصیلدار ہینڈر کے خلاف رشوت و شورش پھیلانے کے متعلق حکومت کے پاس درخواستیں دی تھیں ۔ اس وجہ سے حکومت نہ صرف غلام حسین کی بلکہ سالم گاؤں کی مخالف بن گئی ۔ اور بجائے اس کے کہ انصاف کر کے گورمکھ سنگھ کو سزا دی جاتی الٹا اس گاؤں میں تعزیری چوکی بٹھادی گئی ۔

سیڑھی خواجہ :- کے لوگوں کو غلام نبی نمبردار کی معیت میں پولیس نے ہری کی حفاظت کے لئے طلب کیا ۔ جنہوں نے نہ صرف ڈاکہ ہی روکا ۔ بلکہ دوکانداروں کے غلہ وغیرہ کی حفاظت بھی کی ۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ایسی خدمات بجا لانے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ۔ مگر الٹا غلام نبی و دیگر چند افراد چھ چھ ماہ کے لئے قید کر دیئے گئے ۔ اور اب وہاں تعزیری چوکی بٹھادی گئی ہے ۔

بقیہ مواضعات کی جہاں آگ لگنے کی وجہ سے تعزیری چوکیاں بٹھائی گئی ہیں ۔ یہ حالت ہے ۔ کہ ان کے قریباً ڈیڑھ سو اشخاص کو بلا تمیز جیل میں ٹھونس دیا گیا ہے ۔ جلے ہوئے مکانات از سر نو کرہاً و جبراً ان مسلمان زمینداروں سے بنوائے جا رہے ہیں ۔ جنہوں نے بالکل شورش میں حصہ نہیں لیا ۔ اور ملٹری و پولیس دونوں کے ظلم و تشدد نے ان مواضعات کی آبادی اس قدر خائف کر دی ہے کہ کسی سفید کپڑے والے آدمی کو دور سے آتا دیکھتے ہی گھر چھوڑ کر جنگلوں میں بھاگ جاتے ہیں ۔ جب رعایا کی حالت اس درجہ تک پہنچ جائے تو پھر معلوم نہیں حکومت کو تعزیری چوکیاں بٹھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ حکومت پونچھ کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ وہی اور صرف وہی حکومت مضبوط ہو سکتی ہے ۔ جس کی رعایا خوشحال اور فارغ البال ہو ۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ حکومت پونچھ جو روش اختیار کر رہی ہے ۔ وہ سراسر رعایا کی تباہی کا باعث ہے ۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کا خاتمہ ہے ۔ سری راجہ صاحب بہادر پونچھ سے استدعا ہے ۔ کہ آپ اپنے ملک کے نفع و نقصان پر غور و خوض فرما کے تعزیری چوکیوں کے اٹھائے جانے کا فوری حکم فرما کر رعایا ئے پونچھ کو ممنون فرمائیں ۔ (نامہ نگار)

سنٹرل جیل سرینگر اور افسران بالا

سنٹرل جیل سری نگر کے متعلق اخبارات میں متعدد مضامین چھپ چکے ہیں ۔ اور ویسے بھی افسران مجاز کو توجہ دلائی جا چکی ہے ۔ لیکن نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر اب تک اس کے متعلق کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ۔ جیل کی انتظامی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ رشوت خوری عام ہے ۔ بیکس قیدیوں کو تنگ کیا جاتا ہے ۔ انہیں مارا پیٹا جاتا ہے ۔ اور جس دن سے شیخ محمد عبداللہ صاحب رہا ہوئے ہیں ۔ نائب داروغہ اور پنڈت جمعدار کا رویہ نہایت ظالمانہ اور منتقمانہ ہوگیا ہے ۔ جن قیدیوں کو بلوہ وغیرہ کے بناوٹی مقدمات میں سزائیں ہوئی ہیں ۔ انہیں سخت تکلیف دی جارہی ہے ۔ جمعدار برملا کہتا ہے ۔ کہ اب ہم تم کو ٹھیک کریں گے ۔ چھوڑیں گے ۔ اب تمہارا عبداللہ بھی یہاں نہیں ہے ۔

ہم نے افسران بالا کو توجہ دلائی تھی کہ جیل کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن جلد از جلد مقرر کیا جائے ۔ نیز غیر سرکاری وزیٹر بھی مقرر کئے جائیں ۔ تاکہ تمام تر شکایات و تکالیف کا سد باب ہو جائے ۔ لیکن تا حال کچھ نہیں کیا گیا ۔ ضرورت ہے ۔ کہ ریاستی حکومت اس طرف فوری توجہ کرے ۔

نیز تازہ رہا شدہ سیاسی قیدی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ نائب داروغہ خطرناک طور پر مرض آتشک میں مبتلا ہے اور اس کی موجودگی کی وجہ سے جیل میں یہ بیماری بعض دیگر قیدیوں کو بھی لگ رہی ہے ۔ حکومت کے لئے مناسب ہے کہ وہ فوراً طبی معائنہ کے بعد اس شخص کو علیحدہ کر دے ۔ لیکن معائنہ کرنے کے لئے ڈاکٹر غیر جانبدار ہونا چاہیئے ۔ مشن شفاخانہ کے ڈاکٹر سے اگر معائنہ کرایا جائے ۔ تو بہتر ہوگا علاوہ ازیں یہ شخص نہایت ظالم اور کینہ پرور ہے ۔ اسی طرح جمعدار نہایت ہی متعصب کشمیری پنڈت ہے ۔ جو مسلمانوں کو ہر طرح تنگ کرتا ہے ۔ مسلمانوں کو ان دونوں کے خلاف سخت شکایات ہیں ۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ فوری کارروائی سے (نامہ نگار)

انیس عالم

کہتا ہے۔ جن کو صحت طاقت قوت اور شہ زوری چاہیئے۔

انیسِ عالم

استعمال کریں۔ ارمان پشیمانی و پریشانی ذوق شوق اور شادمانی سے بدل جائینگے۔ دل میں امنگیں پیدا ہونگی۔ اس کے آگے سب مقویات ہیچ ہیں۔ ایک بار استعمال تو کیجئے۔ بار بار خواہش کریں گے قیمت عہ پتہ

انیس عالم بیری اکبر پور
کانپور

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقع کے اس وقت موجود ہیں۔ مثلاً دارالعلوم میں گرل سکول کے قریب دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر۔ دارالفضل میں سٹیشن۔ منڈی۔ ریلوے روڈ۔ نور ہسپتال۔ اور مسجد محلہ کے قریب۔ اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقع پر اور نقشہ آبادی قادیان پر دیکھ کر قیمت کا تصفیہ میری معرفت کیا جاسکتا ہے۔

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان

انگریزی سیکھنے والوں کی خوش قسمتی

اس مالی پریشانی کے زمانہ میں

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ وہ بلا استاد نہایت جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی سیکھ جائیں۔ دیکھئے جناب احمد خانصاحب سیکنڈ ماسٹر ورنیکلر مڈل سکول فتحپور کیا فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب جدید انگلش ٹیچر کو شروع سے آخر تک پڑھا۔ اور میں بلا تامل کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس موضوع پر ایسی دلچسپ کتاب آج تک میری نظر سے نہیں گذری۔ انگریزی سیکھنے والوں کو ایک کامل استاد کا کام دیتی ہے

جناب نانک چند صاحب انسپکٹر پولیس پورٹ بلیر فرماتے ہیں "جدید انگلش ٹیچر نہایت مفید ثابت ہوا۔ جس قدر تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ نہ صرف طالب علم کے لئے سچی رہنما بلکہ خود ٹیچر کے لئے بے بہا تحفہ ہے"

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر ایک ایک سبق سے کتاب کی ساری قیمت وصول نہ ہوجائیگی۔ تو واپس کردیں

قمر برادرز (الف) شملہ

الخطبہ

ایک معزز گھرانے کی تین سلیقہ شعار تعلیم یافتہ نوجوان لڑکیوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے نوجوان۔ برسرروزگار متقی اور مخلص احمدی ہوں۔

معرفت:- قاضی اکمل صاحب قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں عبدالمجید خانصاحب عدالتی بہادر کپورتھلہ

بشن سنگھ ولد کاہن سنگھ ذات جٹ ساکن تتھو چاہل تحصیل کپورتھلہ۔ مدعی

بنام

ہرنام سنگھ ولد ادتم سنگھ ذات جٹ سکنہ تتھو چاہل تحصیل کپورتھلہ۔ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ...... معہ سود بذریعہ تمسک

اشتہار

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ عدم پتہ ہے اور معمولی طریق پر تعمیل سمن کرائی جانی ممکن معلوم نہیں ہوتی اس لئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی برائے طلبی مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بتاریخ ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی و جوابدہی کرے۔ ورنہ بصورت عدم حاضری اوسکے کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی بثبت بتحریر صدر

مہر عدالت

مکان برائے فروخت

ایک پختہ دو منزلہ مکان جو نہایت عمدہ موقع اور اعلیٰ فضا میں واقع ہے رہن یا بیع ہوتا ہے۔ ضرورتمند دوست جلدی سودا کریں۔ بہت سستا جاتا ہے۔ جواب کے لئے جوابی خط آنا چاہیئے۔

معرفت:- قاضی اکمل صاحب قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اٹھرا کیا ہے؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہوجاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو عوام اسے اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کی ایجاد کردہ معمول اور ہزارہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ نصف صدی سے زیر استعمال ہیں

محافظ اٹھرا گولیاں

اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان سے ہزارہا اجڑے ہوئے گھر آباد بے چراغ گھر روشن اور صدمہ خوردہ دکھی اور مایوس دل تسکین اور ڈھارس حاصل کرچکے ہیں۔ ان اکسیر صفت مقبول و تیربہدف گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت ذہین تندرست اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا عمر طبعی کو پہنچنے والا صحیح و سلامت پیدا ہوگا۔ یہ گولیاں کیا ہیں۔ قدرت خدا کا زندہ کرشمہ ہیں آزمائش شرط ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ قیمت مع محصول ڈاک ...... علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

گولڈ پین

مقوی دل۔ مقوی دماغ۔ مقوی معدہ غرضیکہ تمام اعضائے رئیسہ کے لئے نہایت مفید اور بےمثل گولیاں ہیں۔ ہر قسم کی سستی و کمزوری کے لئے اس سے بڑھ کر یقیناً کوئی چیز آپ کو نہ ملیگی ایک دفعہ تجربتاً ضرور منگاؤ اور ہماری صداقت کا امتحان کرلو۔ قیمت پچاس گولیوں کی ایک شیشی عہ معہ محصول ڈاک۔

پتہ

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۸ جون کو شملہ میں منعقد ہوا۔ فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر غور ہوا۔ حق رائے کی توسیع کی داد دیتے ہوئے خاص حلقہ ہائے نیابت کی تجویز کی سخت مخالفت کی گئی۔ فیڈرل مجلس وضع آئین میں صوبہ سرحد اور بلوچستان کے لئے بہت زیادہ نمائندگی پر زور دیا گیا ہے۔ اور قرار پایا۔ کہ فیڈرل مجلس آئین کے مسلم ارکان کا انتخاب صوبجاتی کونسلوں کے ذریعہ عمل میں آنا چاہئیے۔

بنگال مسلم کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب ۲۵-۲۶ جون کو کلکتہ میں قرار پایا ہے۔

انڈین سول سروس کے امتحان کے لئے مختلف قوموں کے تناسب کو درست رکھنے کے لئے اس دفعہ حکومت نے تین مسلمان اور ایک سکھ نامزد کیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر نے ۹ جون کو یہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ گذشتہ سال سے ریاست میں سیاسی شورش کی وجہ سے فسادات ہوتے رہے ہیں۔ لیکن حکومت نے نرمی کا سلوک روا رکھا ہے۔ اور مختلف مواقع پر قیدیوں اور ملزموں کو معافی دی ہے۔ لیکن آئندہ قانون کا پوری سختی کے ساتھ نفاذ کیا جائیگا۔ نہ مقدمات واپس لئے جائیں گے نہ معافی دی جائیگی اور نہ ہی معذرت قبول کی جائیگی۔ بلکہ پوری پوری سزا دی جائیگی۔ اور حسب ضرورت آرڈی ننس بھی جاری کئے جائیں گے۔

لندن کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر اینڈریوز یہاں حکومت اور کانگرس کے درمیان مصالحت کی تجاویز کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں وزیر اعظم۔ وزیر ہند۔ اور لارڈ سانکی سے ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ ہندوؤں کے سیاسی دلال ہندوستان میں بھی سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔

دارالعوام میں ۸ جون کو ایک ممبر نے کہا۔ کہ ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کو انڈیمان وغیرہ مقامات پر بھیج کر جیلوں میں گنجائش پیدا کی جائے۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ وہ قیدیوں کی بعض جماعتوں کے متعلق اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔

کلکتہ سے حکومت ہند کے ناظم مالیات نے ۸ جون کو اعلان کیا ہے کہ حکومت کے نئے جدید قرضہ کی مقدار آج تک قریباً ۹ کروڑ ہو چکی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۲ء کو چار بنگالی انڈین نوجوانوں نے لاہور میں ایک فرم کے چپراسی سے جبکہ وہ مال روڈ کو عبور کر رہا تھا کیش بکس چھینا اور موٹر پر فرار ہو گئے تھے۔ بعد میں گرفتار ہو گئے۔ ۹ جون کو انہیں تین تین سال قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔

آل انڈیا کرکٹ ٹیم نے لندن میں نارتھمپٹن شائر ٹیم کے ساتھ ایک ہفتہ تک مقابلہ کرنے کے بعد آخر ۸ جون کو اسے تین وکٹوں سے جیت لیا۔

ہندوستان کی اقلیتوں نے جب سے باہم میثاق کیا ہے ہر خیال کے ہندو اس میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے نے ۹ جون کو ہندو۔ سکھ اور عیسائی لیڈروں کی ایک کانفرنس لاہور میں منعقد کرنی چاہی۔ تا وہ آپس میں کوئی معاہدہ کر سکیں لیکن اس میں کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔

اودھ چیفکورٹ کے چیف جج سر وزیر حسن ریٹائر ہو رہے ہیں۔ افواہ ہے کہ اب حیدر آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہونگے۔

میرٹھ سے ۲۵ میل کے فاصلے پر ایک کنوئیں کی کھدائی کے وقت ایسے سکے برآمد ہوئے ہیں۔ جو ہندوستان کے قدیم ترین سمجھے جاتے ہیں۔

لندن کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں برطانیہ اور ہندوستان کے تجارت پیشہ اصحاب کی ایک کانفرنس جلد منعقد کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ جس میں ہندوستان میں برطانی مال کے بائیکاٹ کی تحریک کو بند کرنے کی تجاویز پر غور کیا جائیگا۔

دہلی پولیس نے دو عورتوں کا پکٹنگ آرڈی ننس کے ماتحت اشتہارات تقسیم کرنے کے الزام میں چالان کیا لیکن عدالت نے یہ کہتے ہوئے انہیں بری کر دیا کہ دیسی کپڑے کے استعمال کی تحریک کے لئے اشتہارات تقسیم کرنا کوئی جرم نہیں۔

قسطنطنیہ کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ روس کی تقلید میں تین سال کا صنعتی پروگرام اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صنعت پارچہ بافی اور زراعتی مشینری کی ترویج کے لئے اٹلی اور روس سے قریباً پچاس ملین ترکی پونڈ قرض لیا ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کے سکھوں کا ایک وفد ۸ جون کو وزیر اعظم کے سامنے پیش ہوا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ سکھوں کے لئے تعلیمی وظائف منظور کئے جائیں۔ زیادہ ملازمتیں دی جائیں۔ ایک سکھ وزیر مقرر کیا جائے۔ اسمبلی میں چار نشستیں دی جائیں۔ وزیر اعظم نے تحریری جواب دینے کا وعدہ کیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے جائنٹ سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ جیسا کہ بعض اخبارات لکھ رہے ہیں۔ لیگ کی کونسل نے بنگال کی نام نہاد مسلم لیگ کی مخلوط انتخاب کی قرارداد کی تائید نہیں کی۔

آئرلینڈ کے حلف وفاداری کی تنسیخ کے مسودہ کو سینیٹ کی کمیٹی نے ۸ جون کو منظور تو کر لیا ہے لیکن اس میں نہایت اہم تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس کا نفاذ ملتوی رہیگا۔ جب تک حکومت برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

مسٹر ڈی ولیرا ۱۰ جون کو صبح کے وقت لندن پہنچ گئے جہاں برطانوی وزارت کے نمائندوں نے ان کے ساتھ سیاسی امور کے متعلق کانفرنس کی۔ لیکن یہ کانفرنس کامیاب نہیں ہو سکی۔

ریاست جموں میں دس اکالیوں کو جو بظاہر پبلیسٹی کا کام کر رہے تھے۔ نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ حدود ریاست سے فوراً باہر چلے جائیں۔ کیونکہ ان کی موجودگی سے نقض امن کا اندیشہ ہے۔ اس سے پہلے بھی بعض سکھ نکالے جا چکے ہیں۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ریاست میں سکھوں کی سرگرمیوں کا زیادہ رخ کس طرف ہے۔

سری نگر مشن سکول کے پانچ ہندو سٹوڈنٹ گاندھی ٹوپی پہن کر سکول آئے۔ اور ہیڈ ماسٹر کے کہنے کے باوجود اتارنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں سکول سے نکال دیا گیا ہے کشمیری پنڈتوں کے رجحانات کا علم ایسی باتوں سے بآسانی ہو سکتا ہے۔

ہانگ کانگ کی ایک عدالت میں ایک شخص بہ الزام قتل پیش ہوا۔ جس نے اقبال جرم کر لیا۔ اور کہا کہ میرے لئے وکیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن اقتضائے قانون کو پورا کرنے کے لئے اسے وکیل دیا گیا۔ جس نے ایسی بحث کی۔ کہ وہ بری ہو گیا۔

زمینداروں کی بدحالی کو دیکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے مالیہ میں دو آنے۔ چار آنے اور بعض جگہ آٹھ آنے تک معافی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک روپیہ فی ایکڑ آبیانہ بھی معاف کر دیا ہے۔ اور اس طرح مالیہ میں ۳۴ لاکھ روپیہ کی کمی ہو گئی ہے۔

فسادات بمبئی کے سلسلہ میں ۹ جون تک ایک ہزار گرفتاریاں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی